دعوت اسلامی' رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت اور دیگر دینی جماعتوں کے اجتماعات تسلسل کے ساتھ ان دو مہینوں میں ہو رہے ہیں۔ چند سال قبل انہی اجتماعات کو دیکھ کر ایک مغربی صحافی نے لکھا تھا کہ "وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ پاکستان میں بنیاد پرست اتنی بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔" اس لیے امریکہ کی مجبوری ہے کہ وہ اگر جنوبی ایشیا میں اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھانا چاہتا ہے تو ان اجتماعات کی قوت کو آپس میں الجھا دے اور خاص طور پر اس دیوبندی حلقہ کے گرد مختلف قسم کی سازشوں کا حصار سخت کرتا جائے جسے نہ صرف امریکہ بلکہ تمام مغربی قوتیں جنوبی ایشیا میں اپنا اصل حریف سمجھتی ہیں۔ اس لیے ہم ملک بھر کی دینی قوتوں سے بالعموم اور دیوبندی مکتب فکر کی جماعتوں سے بالخصوص عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اس سازش کو پہچانیں اور عالمی استعمار کے اس مقصد کو سمجھیں کہ وہ انہیں مختلف محاذوں پر الجھا کر ان کی توجہ خود سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈال کر اسے اپنے ایجنڈے پر چلنے کے لیے آمادہ کر سکے۔

اس کے ساتھ ہی ملک کے حکمران طبقات مثلاً بیوروکریسی' فوج' صنعتکار اور جاگیردار طبقوں کے ان افراد سے بھی ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کی سالمیت' قومی خود مختاری اور اسلامی اقدار کے تحفظ سے دلچسپی رکھتے ہیں کہ اب امریکی یلغار کے راستہ میں آپ کی "آخری دفاعی لائن" یہی مذہبی طبقہ ہے' دینی جماعتیں ہیں' دینی مدارس ہیں اور مختلف مکاتب فکر کے سنجیدہ علمی حلقے ہیں۔ اس دفاعی لائن کو خود اپنے ہاتھوں سے کمزور نہ کیجئے اور اس دفاعی لائن کو توڑنے کی عالمی سازشوں کا ادراک حاصل کر کے ان کا توڑ کیجئے ورنہ اس کے بعد کچھ بھی نہیں بچے گا۔ یہ بات حکمران طبقات کے ہر ہر فرد کو یاد رکھنی چاہیے کہ دینی حلقے تو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر عالمی استعمار کے خلاف صف آراء ہیں' وہ موت کی وادی سے گزر کر بھی سرخرو رہیں گے اور تاریخ ان کا نام ہمیشہ احترام سے لے گی مگر ان کے خون کی قیمت پر استعمار سے زندگی اور اس کی سہولتوں کی بھیک مانگنے والے زندہ رہ کر بھی ذلت و رسوائی اور لعنت و پھٹکار سے اپنا دامن نہیں بچا سکیں گے۔

= =

☆ بقیہ تقسیم کشمیر کا قادیانی پلان ☆

لندن میں سرگرم قادیانی دانشوروں کی کوشش ہے کہ بھارت مقبوضہ جموں و کشمیر میں ضلع وار ریفرنڈم پر آمادگی ظاہر کر دے۔ ضلع وار ریفرنڈم کی تجویز اقوام متحدہ کے ایک نمائندے مسٹر ڈکسن نے ۱۹۵۰ء میں بھی پیش کی تھی۔ اس وقت پنڈت نہرو نے اس منصوبے کی حمایت اور لیاقت علی خان نے مخالفت کی تھی۔ ۴۹ سال بعد قادیانی دانشور ایک دفعہ پھر اس منصوبے کو سامنے لا رہے ہیں۔ ضلع وار ریفرنڈم سے لداخ اور جموں بھارت کے پاس جائے گا' آزاد کشمیر پاکستان کے پاس رہے گا اور سری نگر خود مختار بن جائے گا جہاں قادیانی اقتدار میں شامل ہو کر بھارت کے ساتھ جا ملیں گے۔ یہ منصوبہ امریکہ کو قبول ہے کیونکہ کنٹرول لائن کا احترام اعلان واشنگٹن کی اصل روح تھی اور اگر کشمیر تقسیم ہو جائے تو یہ اعلان واشنگٹن کے عین مطابق ہوگا۔ تقسیم کشمیر سے مسلمانوں کو کچھ نہ ملے گا۔ جو کچھ بھی لینا ہے وہ سری نگر اور گرد و نواح میں موجود ۸۰ ہزار قادیانی لیں گے۔ ہم محض قادیانیوں پر لعن طعن کر کے تقسیم کشمیر کی بین الاقوامی سازش کو ناکام نہ بنا پائیں گے بلکہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لیے ان مسلمان لیڈروں کا گریبان بھی پکڑنا ہوگا جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طریقے سے مغربی طاقتوں اور قادیانیوں کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں۔ کشمیر تقسیم ہوگیا تو سری نگر ایئر پورٹ پر کھڑے اسرائیلی طیارے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے لیے ایک مستقل خطرہ بن جائیں گے۔

(بشکریہ اوصاف)

= =

مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج کے نام

راجہ محمد ظفر الحق کا مکتوب

محترمی ڈاکٹر مولانا احمد علی سراج صاحب'
صدر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس کے لیے میں شکر گزار ہوں۔ غلام احمد پرویز کی متعدد کتابوں مثلاً" تبویب القرآن' قرآنی فیصلے' مقام حدیث' لغات القرآن اور قرآنی نظام ربوبیت کا مطالعہ کیا جائے تو ایک ہی بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ انہوں نے مسلمات دین کا بڑی دیدہ دلیری سے انکار کیا ہے۔ شریعت کے دوام' جنت و جہنم' نماز اور حج کے بارے میں ان کے خیالات قطعاً" ناقابل برداشت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء اسلام نے اسے فتنہ طراز اور نصوص میں رخنہ انداز پایا۔ ہم کویت کی عدالت عظمیٰ اور مفتی اعظم کے فیصلوں کو مبنی برحق سمجھتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ امت مسلمہ آئندہ بھی ان فتنوں سے محفوظ و مامون رہے۔

والسلام: خیر اندیش
راجہ محمد ظفر الحق
وزیر مذہبی امور' زکوٰۃ و عشر و اقلیتی امور
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۹ ستمبر ۱۹۹۹ء